UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226214

UNIVERSAL
LIBRARY

قال اللہ تعالیٰ مَن یَھدِ اللہُ فھُوَ المھتدِی (جز ۹ رکوع ۱۲)
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو اللہ ہدایت دے
وہی ہدایت پائے

الحمد للہ والمنۃ

مجمع الآیات

مؤلفہ

حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

باہتمام سید عبد الرحمن ہمنابادی ساکن چنچلگوڑہ رکن جماعت اظہار حق

بغرض افادہ قومی

سنہ ۱۳۶۱ھ

مطبوعہ رزاقی مشین پریس حیدرآباد دکن

قیمت ۴ر

۲۹۷۶
م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتح ابواب کنوز قدیم (از دیوان مہری رضؓ)

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ رحؒ کی ولادت کا ۹۵۹ھ ہے آپ حضرت بندگی میاں سید یعقوب حسن ولایتؒ نبیرۂ امامؑ کے پوتے اور حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم مرشد حسین ولایتؒ نبیرۂ امامؑ کے نواسے ہیں چنانچہ حضرت فقیر شاعر منور میاں صاحب رحؒ نے آپ کی شان میں فرمایا ہے کہ ؎

جانشین مہدی موعود کا خاصہ تو ہے — پوتے کا پوتا نواسے کا نواسہ تو ہے
شۂ خوندمیر کے دلبر کا دلاسا تو ہے — مجلس نور محمدؒ کا خلاصہ تو ہے
مشکل ہر دو جہاں ذات سے تیری ہوئی حل

حضرت سیدنجی خاتم مرشد رحؒ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے "میرا قائم مقام ہوگا" آپ اپنی کم عمری میں قدرۃً علم کسبی و وہبی میں وحیدالزماں تھے آپ کی فضیلت و فقاہت امامؑ کی گروہ مبارک میں اشہر تھی حتیٰ کہ علماء احناف بھی مشکل سے مشکل مسائل آپ سے حل کرتے تھے آپ کے والد بزرگوار بندگی میاں سید یوسف بارہ بنی اسرائیلؒ بن بندگی میاں سید یعقوب شجرۃ المرشدینؒ آپ سے بعض آیات قرآنی کے معانی امتحاناً دریافت فرماتے اور آپ اکثر تفاسیر کے حوالہ سے معانی عرض کرتے تو آپ کے والد بزرگوار فرماتے کہ "قاسم جی مجتہد ہے" نیز بشارت فرمائی ہے کہ "میں سو قاسم جی قاسم جی سو میں"۔ آپ نے دین مہدیؑ کی ہدایت و اشاعت کے لئے جتنے رسالے اور مکاتیب تحریر فرمائے ہیں وہ مشہور ہیں (منجملہ ان کے ایک مجمع الآیات بھی) چون برس کی عمر شریف میں بتاریخ ۱۰ر محرم الحرام ۱۰۱۳ھ آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپ کا حظیرہ علی احمد آباد دکن محلہ شیر آباد میں واقع ہے جو مصدقان امامؑ کی زیارتگاہ ہے (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی)۔

قوم میں نقلیل شریف مشہور ہے کہ حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ نے بھی آپ کے متعلق فرمایا ہے کہ "سید قاسم مجتہد ہے" چنانچہ حضرت فقیر شاعر منور میاں صاحب رحؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

ایک دن صحبت مرشد میں بہ پیش محراب — سجدہ گہ شب کے اندھیرے میں ہوئی تھی نایاب
آپ نے اٹھ کے بچھادی ہی اق شیاب — قبلۂ نور محمد نے یہ فرمایا خطاب
مجتہد سید قاسم ہے کیا مسئلہ حل

حضرت مجتہد گروہ رحؒ کے زمانہ سے لیکر اتنک جتنے صادقین متقین اور علماء باعمل یعنے محافظین حدود شریعت و طریقت گزرے آپ کے اجتہاد پر متفق ہیں اور آپ کے اقوال کو بر موقع محبت میں پیش فرمایا ہے۔

نیز ایک علمی رسالہ میں جب کو حقیر کے پیر و مرشد حضرت مولوی منور میاں صاحب رحؒ نے اپنی قلم سے تحریر فرمایا ہے منقول ہے کہ حضرت مجتہد گروہ رحؒ کی خدمت و صحبت میں نو سو تارکان دنیا طالبان مولیٰ تھے جن میں احقر کے جداعلیٰ حضرت بندگی میاں سید شاہ محمد رحؒ بھی شامل اور حضرت رحؒ کے خلیفوں میں داخل ہیں۔

از احقر دلاور

مجمع الآیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الروف الرحمن علیٰ سائر الجن والانسان ان ارسل رسولہ وعلمہ القرآن ھوالنبی عظیم الشان ثم خلق الانسان وعلمہ البیان ھو المھدیؑ اخرالزمان صلی اللہ علیہما وعلیٰ الھما واصحابھما اجمعین لیدّبّروا ایاتہٖ ولیتذکر اولوا الالباب۔ (جزر ۲۳ نمبر رکوع ۱۲)۔

اما بعد:۔ بداں اے عزیز کہ حضرت امام علیہ السلام بالہام اللہ چند آیات کلام اللہ

تمام تعریف اللہ کے لئے ثابت ہے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو تمام جن وانس پر اور اس کو قرآن کی تعلیم دی وہ بڑی شان کا نبیؑ ہے پھر پیدا کیا (نبی کے جیسا) انسان اوراس کو قرآن کے بیان کی تعلیم دی وہ مہدی آخرالزماں ہے اللہ کی رحمت ہو ان دونوں پر اور ان کی سب آل واصحاب پر تا کہ لوگ غور کریں اس کی آیتوں میں اور نصیحت پکڑیں عقلمند لوگ۔

اما بعد۔ جان اے عزیز کہ حضرت امام علیہ السلام نے کلام اللہ کی چند آیتوں کو جو اللہ کی طرف سے

لہ بندگی میاں ملک جی مہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام مہدی موعودؑ کی شان میں تحریر فرمایا ہے کہ

ای کہ تن تو جان روانہا + بوی وصالت محی جانہا
جوہر جانت کان عوالم + حامل روح اقدس اعظم
ختم ولایت بر تو مسلم + دور تو افضل جملہ زمانہا
(ملاحظہ ہو دیوان مہری رضؓ مطبوعہ)

اے امام مہدی موعودؑ آپ کا جسم مبارک تمام جانوں کی جان ہے اور آپ کے وصال کی خوشبو تمام جانوں کو زندہ کرنے والی ہے اور آپ کی روح کا جوہر دونوں جہان کا معدن ہے جو روح مقدس اعظم (جبرئیلؑ) کا حامل ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ آپ پر ولایت مصطفیٰ ختم ہوگئی اور آپ کا زمانہ تمام زمانوں سے افضل ہے۔

بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۴۔

معلوم اللہ فرمودہ اند کہ این آیت درحق من است واین آیت درحق قوم من است چنانچہ بندگیمیاں ملک جی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند۔

چون نص افمن کان علی بینۃ اصدق ہژدہ دگر اشہادوی وقوم وی ازحق است واز زبان بعضے فضلا بیشتر ازیں نیز مسموع است جزوی از ان کہ درسمع ایں فقیر بود جمع آن سعی نمود بامید آنکہ اگر در نظر صاحب تصدیق درآید

بذریعہ الہام معلوم ہوئیں فرمایا ہے کہ یہ آیت میرے حق میں ہے اور یہ آیت میری قوم (صحابہ رض) کے حق میں ہے چنانچہ حضرت بندگیمیاں ملک جی صحابی مہدی نے فرمایا ہے کہ افمن کان علی بینۃ کی نص کے مانند اٹھارہ شہادتیں مہدی اور قوم مہدی پر منجانب حق صادق آتی ہیں اور بعضے اہل فضل بزرگوں کی زبان سے ان سے زائد سنی گئی ہیں۔ فقیر کی سنی ہوی آیتوں میں سے چند آیتوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی اس امید پر کہ اگر صاحب تصدیق معائنہ کرے

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکی میں تحریر فرمایا ہے کہ

جلد ٣ صفحہ ٢

فما یحکم المہدی الا بما یلقی الیہ الملک من عند اللہ تعالیٰ الذی بعثہ اللہ لیسددہ وذلک ہو الشرع الحقیقی المحمدی الذی لو کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیا ورفعت الیہ تلک النازلۃ لم یحکم فیہا الا بحکم المہدی فعلم ان ذلک ہو الشرع المحمدی فحرم علیہ القیاس مع وجود النصوص التی منحہ اللہ تعالیٰ ایاہا ولذا قال ع فی صفتہ یقفوا اثری ولا یخطی فعرفنا انہ متبع لا مشرع۔

پس مہدی وہی حکم فرمائیں گے جو فرشتے کے ذریعے سے آپ پر اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے ایسا اللہ جس کو بھیجا تاکہ مضبوط کرے آپ کو اور یہی شرع حقیقی محمدی ہے تا آنکہ آنحضرت ع اگر زندہ ہوتے اور مہدی علیہ السلام کو دیے ہوئے احکام آنحضرت ع کے سامنے پیش کئے جاتے تو آنحضرت ع وہی حکم فرماتے جو مہدی نے فرمایا تھا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مہدی ع کا حکم بعینہ شرع محمدی ہے پس جب اسطرح کے نصوص (تعلیمات) آپکے پاس موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں تو آپ کو جائز نہیں ہے کہ آپ (باوجود ان الہی تعلیمات کے) قیاس پر عمل فرمائیں اور اسی واسطے آنحضرت ع نے آپ کی شان میں فرمایا ہے کہ وہ (مہدی ع) میرے نشان قدم پر چلیگا اور خطا نہیں کرے گا۔ پس ہم کو معلوم ہوا کہ مہدی ع تابع ہیں نئی شریعت لانے والے نہیں۔

بمحبت نام مهدی علیه السلام مولف این
مجمع الآیات والنقول را دعای خیر نماید
هر جا که خطا و سهو یابد آنرا بدامن عفو
بپوشد و در اصلاح آن کما ینبغی کوشد و در
افشار عیب این مولف نکوشد پس بعضی
آیات که در حق محبوب ودود مهدی موعودؑ
اند اینست۔ قوله تعالیٰ افمن کان علی
بینة من ربه الآیة نقلست که امام مهدی
علیه الصلاة والسلام در بیان این آیت مراد
الله بتعلیم الله و بامر الله فرموده اند که این
من خاص است مراد ازین من ذات من
است که مهدی موعود ام و مراد از بینة
ولایة محمدی است که باطن محمد است وعین
نور الله است کما قال النبی صلی
الله علیه وسلم انا من نور الله
بدان که این مرتبه ایست مسمی باسامی بسیار
و مخاطب بخطاب هائے بیشمار چون ولایة
الله وحجة الله۔ وبینة الله و
روح الله ونور الله ولایة
محمدی ونور محمدی و باطن
محمدی ومخدوم سرفراز سید
محمد گیسو دراز در بحر المعانی
فرموده اند در امر حدیث انا مدینة العلم و

تو مہدیؑ کے نام کی محبت سے اس رسالہ مجمع الآیات
والنقول کے مؤلف کو دعائے خیر کرے اور جہاں
کہیں (مؤلف کے بیان میں) خطا اور سہو پائے
اس کو دامن عفو میں چھپائے اور حتی الامکان
اس کی اصلاح کی کوشش کرے
اس مولف کے عیب کو ظاہر کرنے کی کوشش
نہ کرے پس بعض آیتیں جو محبوب ودود امام
مہدی موعودؑ کے حق میں آئی ہیں یہ ہیں کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے افمن کان علی بینة من ربه
الآیة۔ نقل ہے کہ امام مہدی علیہ الصلاۃ والسلام
نے اس آیة کے بیان کے وقت اس آیة سے
اللہ کی جو مراد ہے اللہ کی تعلیم اور اللہ کے حکم
سے فرمایا ہے کہ یہ مَن خاص ہے اس مَن سے
مراد میری ذات ہے کہ میں مہدی موعود ہوں
اور بَیِّنَة سے مراد محمد کی ولایت ہے جو محمد کی
باطن ہے اور عین اللہ کا نور ہے چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے
ہوں۔ جان کہ یہ (بینہ) ایک ایسا مرتبہ
ہے کہ بہت سے ناموں سے موسوم اور بے شمار
خطابوں سے مخاطب ہے مثلاً ولایت اللہ۔
حجة اللہ۔ بینة اللہ۔ روح اللہ۔ نور اللہ۔
ولایت محمدیؐ نور محمدیؐ۔ باطن محمدیؐ۔ اور
مخدوم سرفراز سید محمدؒ گیسو دراز نے بحر المعانی
میں حدیث انا مدینة العلم وعلی
بابها کی توضیح انا مدینة العلم میں

علی بابہا ای انا مدینۃ العلم
الولایۃ یعنی من شہرستان علم ولایتم
و علی دروازۂ آن شہرستان است
تا باید دانست کہ حضرت نبی علیہ السلام
علی کرم اللہ وجہہ را کہ دروازۂ علم شہر
ولایتہ فرمود ندایں اشارتی است کہ ظہور
ولایت از نسل حضرت علی است رضی اللہ
عنہ وقتی گفت علیہ السلام الولایۃ منی
و وقتی گفت علیہ السلام المہدی منی
اجلی الجبہۃ اقنی الانف مقرون
الحاجبین انہ یقفوا اثری ولا
یخطی۔ ازیں ہر دو حدیث ظاہر شد
کہ ولایت و مہدی خطاب عالی صفات
امام آخرالزمان است۔ کذا قال علی کرم
اللہ وجہہ قلت یا رسول اللہ امنا
المہدی ام من غیرنا فقال رسول
اللہ بل منا یختم اللہ بہ الدین
ای اظہرہ باتم الظہور فی زمانہ
و اوصل اصحابہ فی منازل المقربین
والصدیقین فمنھم اھل المشاھدۃ
والمعائنۃ والمکالمۃ ولکن لا
یعرفھم الا اللہ واولیاءہ کما
قال النبی صلعم اولیائی تحت
قبائی لا یعرفھم غیری۔ اخرجہ
جماعۃ من الحفاظ فی کتبھم منھم

و علی بابہا کی توضیح انا مدینۃ العلم
الولایۃ فرمائی ہے یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ میں ولایت کے علم کا شہر ہوں اور علی اس
شہر کا دروازہ ہے۔ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت
نے علی کرم اللہ وجہہ کو شہر ولایت کے علم کا
دروازہ فرمایا ہے اس فرمان سے اس
بات کی طرف اشارہ ہے کہ ولایت (ذات
مہدی) کا ظہور حضرت علی رض کی نسل سے
ہوگا۔ ایک وقت آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ولایت
مجھ سے ہے۔ اور ایک وقت فرمایا کہ مہدی
مجھ سے ہے۔ روشن پیشانی بلند بینی اور جڑے
بھوں رکھنے والا ہے دربئے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کرے گا
ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہوا کہ ولایت
اور مہدی، امام آخرالزمان کی ذات عالی صفات
کے خطاب ہیں۔ جیسا کہ علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے کہا کہ کیا مہدی
ہم سے ہوگا یا ہمارے غیر سے تو رسول اللہ صلعم
نے فرمایا بلکہ ہم سے ہوگا اللہ ختم کریگا دین کو
اس پر یعنی ظاہر کریگا اس سے دین کو کامل طور
پر اس کے زمانہ میں اور پہنچائے گا اس کے اصحاب
کو مقربین اور صدیقین کے مقام پر پس ان میں
سے بعض اہل مشاہدہ اہل معائنہ اور اہل مکاشفہ
ہونگے لیکن ان کو اللہ اور اولیاء اللہ کے سوا
دوسرا نہیں پہچانے گا جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ میرے اولیا میری قبا میں ہیں نہیں پہچانیگا انکو

ابو القاسم الطبرانی وابو نعیم
الاصفہانی وآنچہ فرمود علیہ السلام یا علی من کنت
مولاہ فانت مولاہٗ لحمک لحمی ودمک
دمی وقال علیہ السلام انا وعلی
من نور واحد ۔ تا در صلب عبد المطلب
بود این ہمہ اشارات بآن ولایۃ مصطفوی
است آنکہ ظہور آن ولایۃ از جانب علی
کرم اللہ وجہہ پس معنی ۔ افمن کان علی
بینۃ من ربہ آیا پس کسے کہ باشد
بر ولایۃ محمدیؐ از پروردگار خود بیواسطہ
یعنی مہدی علیہ السلام ۔ ہل یستوی مع
من یاخذ من مشکوٰتہ آیا ہست کہ
برابر باشد باکسے از ما تحتہ مہدی آنرا
بگیرد ۔ کما قال فی الفصوص فانہٗ
اخذ من المعدن الذی یاخذ
منہ الملک الذی یوحی بہ الی
الرسول فان فہمت ما اشرت
بہ فقد حصل لک العلم النافع
ونیز گفت ولا یراہ احد من الاولیاء
الا من مشکوٰۃ الولی الخاتم حتی ا
ان الرسل لا یرونہٗ متی راو
الا من مشکوٰۃ خاتم الاولیاء
فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی
نبوۃ التشریع ورسالتہ
تنقطعان والولایۃ

ابو القاسم طبرانی اور ابو نعیم اصفہانی ہیں
اور آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی میں جس کا
مولا ہوں تو اس کا مولا ہے تیرا گوشت میرا
گوشت ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے۔ اور آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ میں اور علی ایک نور سے ہیں جبتک
عبد المطلب کے صلب میں تھے۔ یہ تمام اشارے
اس ولایت مصطفوی کی طرف ہیں جس کا ظہور
علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ہوگا پس افمن
کان علی بینۃ من ربہ کا معنی یہ ہے کہ
آیا پس جو شخص کہ اپنے پروردگار کی طرف سے
بغیر کسی واسطے کے ولایت محمدیؐ (کی منصب)
پر ہوگا یعنی مہدیؑ ہل یستوی مع من یاخذ من
مشکوٰتہ کیا برابر ہوگا اس کے ساتھ جو لیتا ہے مہدی یعنی
کو مہدی کی شکواۃ سے جیسا کہ کہا فصوص
میں بیشک وہ لیا اسی معدن سے جس سے
لیتا ہے وہ فرشتہ کہ وحی کرتا ہے بذریعہ
اس کے رسول کی طرف اگر تو سمجھ گیا اس چیز کو
جس کا میں نے اشارہ کیا ہے تو تجھے علم نافع
حاصل ہوگیا۔ اور نیز فرمایا نہیں دیکھے گا اس کو
کوئی شخص اولیاریں سے مگر ولی خاتم کی مشکوٰۃ
سے یہاں تک کہ پیغمبر نہیں دیکھیں گے اس کو جس وقت
کہ دیکھیں گے مگر خاتم الاولیا کی شکواۃ سے کیونکہ
رسالت اور نبوت یعنی نبوت تشریعی اور آپکی
(آنحضرتؐ کی) رسالت تشریعی یہ دونوں

لاينقطع فالمرسلون من كونهم
اولياء لايرون ما ذكرناه الا من
مشكوة خاتم الاولياء فكيف من
دونهم من الاولياء وان كان خاتم
الاولياء تابعا في الحكم لما جاء به

منقطع ہوجائیں گے اور ولایت منقطع نہوگی پس
مرسلین اسوجہ سے کہ وہ اولیا بھی ہیں نہیں دیکھتے
اس کو جس کا ہم نے ذکر کیا مگر خاتم الاولیار کی
مشکوٰۃ سے پس انکے سوا دوسرے اولیا بغیر اس مشکوٰۃ کے
کس طرح دیکھ سکتے ہیں اگرچہ خاتم الاولیا حکماً تابع ہے
اُن احکام شریعت کے جن کو

لہ یہاں اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب آنحضرتؐ کی نبوت اور رسالت تشریعی منقطع ہوگئی تو امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ باطناً نبی کیسے؟ تو کہا جاتا ہے کہ حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

والسادس عشر في سورة الجمعة في
الربع الثالث من الجزء الثامن و
العشرون قوله تعالى و اخرين
منهم لما يلحقوا بهم - روي عن المهدي
الموعودؑ انه قال ان الله تعالى امرني
ان المراد من قوله تعالى و اخرين
منهم قومك فقط ومن الرسول منهم
ذاتك ! اقول الحق ما قال لان هذا
المعنى ظاهر في بيان الاية لان
قوله تعالى واخرين منهم معطوف
على الاميين والمعنى هو الذي
بعث في الاميين رسولا و هو
محمد صلى الله عليه وسلم وفي اخرين
رسولا و هو المهدي
الموعودؑ لما يلحقوا بهم يدل
على سوف ياتي في اخر الزمان

اور سولھویں آیۃ اٹھائیسویں جز میں سورۂ جمعہ کے
تیسری ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واٰخرین
منهم لما يلحقوا بهم (اور بھیجا آخرین میں یعنی
ان میں سے جو نہیں ملے امیین سے) امام مہدی موعودؑ
سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
فرمایا کہ قوله تعالى واٰخرين منهم سے
مراد فقط تیری قوم ہے اور من الرسول منهم
(ان میں کے رسول مقدر) سے مراد تیری ذات
ہے میں کہتا ہوں کہ حق وہی ہے جو مہدی موعودؑ
نے فرمایا کیونکہ یہ معنی ظاہر ہیں آیت کے بیان
میں اس لئے کہ اللہ کا قول واٰخرین منهم
معطوف ہے امیین پر اور معنی یہ ہیں کہ وہ
خدا جس نے بھیجا رسول کو امیین میں وہ رسول
محمدؐ ہیں اور بھیجا آخرین میں رسول کو وہ رسول
مہدی موعودؑ ہیں لما یلحقوا بهم دلالت
کرتا ہے آخر زمانہ میں

خاتم الرسل من التشریع ویتلوه
شاهد منه ودر پی آید اورا گواهی
دهنده یعنی قرآن بر صدق وی از پروردگا
وی چنانچه گواهی داد بر صدق نبینا

خاتم الرسل نے لایا ویتلوہ شاهد منه
اور اس کے (مہدی کے) پیچھے آتا ہے گواہی
دینے والا یعنے قرآن مہدی کے پروردگار
کی طرف سے مہدی کی سچائی کی گواہی دینیوالا ہے
جیسا کہ قرآن نے ہمارے نبی کی سچائی پر گواہی دی

سلد حاشیہ:۔ هم قوم المهدی
الموعود ؑ کما قال بمراد الله تعالیٰ الخ
(ملاحظہ ہو مجددہ آیات مولفہ حضرت میاں عبد الغفور
سجاوندی رح)۔

آنے والی قوم پر وہ مہدی موعود ؑ کی قوم ہے
جیسا کہ مہدی موعود ؑ نے اللہ کی مراد بیان
فرمائی ہے۔

حضرت میاں عالم باللہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

ثم اعلم یا اخی ان المهدی ادعی فی حقه
وحق قومه آیات کثیرة ومنها قوله
تعالیٰ وآخرین منهم لما یلحقوا
بهم (ملاحظہ ہو منہاج التقویم مولفہ حضرت
بندگی عبد الملک سجاوندی عالم باللہ رح)

پھر جان اے بھائی تحقیق کہ مہدی علیہ السلام نے
اپنے حق میں اور اپنی قوم کے حق میں بہت سی
آیتیں بیان فرمائی ہیں اور منجملہ ان آیات کے
اللہ تعالیٰ کا قول وآخرین منهم لما
یلحقوا بهم ہے۔

حضرت مجتہد گروہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ

ودر کشف الحقائق تحت قوله تعالیٰ و
آخرین منهم لما یلحقوا بهم میگوید
فالمراد من رسول الآخر المهدی صلعم
ودر ویلمی میگوید فی الامیین رسولا وهو
محمد صلعم وفی الآخرین رسولا و
هو المهدی صلعم فثبت ما قلنا
انه مسطور فی الکتب ومذکور
مع الرسل (ملاحظہ ہو ام الادلہ مولفہ
حضرت مجتہد گروہ رح) کما روی عن کعب الاحبار
قال انی لاجد المهدی مکتوبا فی اسفار
الانبیاء الخ (ملاحظہ ہو سراج الابصار

اور کشف الحقائق میں اللہ تعالیٰ کے قول و
آخرین منهم لما یلحقوا بهم کے تحت کہتا
ہے کہ پس رسول آخر سے مراد مہدی ؑ ہے اور ویلمی
میں کہتا ہے کہ فی الامیین رسولا میں رسول
محمد ہیں اور آخرین میں رسول مہدی ہیں۔ پس ہماری
بات ثابت ہوگئی وہ یہ کہ مہدی کا ذکر اللہ کی کتابوں
میں مسطور اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ مذکور ہے۔
چنانچہ کعب الاحبار رح نے فرمایا کہ بیشک میں پاتا ہوں
مہدی کو لکھا ہوا انبیا کی کتابوں میں۔

ومن قبلہ کتاب موسیٰ ۔ وپیش از قرآن کتاب موسیٰ ہم شاہد است بدانکہ پیش از قرآن عیسیٰ علیہ السلام است نہ کہ کتاب موسیٰ	اور قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب بھی گواہی دینے والی ہے ۔ جان کہ قرآن سے پہلے عیسیٰ ہیں یعنی کی کتاب ہے۔ موسیٰ کی کتاب نہیں ہے ۔

حاشیہ سلسلہ گذشتہ ۔ حضرت میاں سید شہاب الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت میاں جنید رح کے مولفہ عربی رسالہ ثبوت امام مہدی موعودؑ کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ

باز مصنف رسالہ می فرماید کہ والثالث ان لبعث النبی علیٰ نوعین بعث الاولیٰ وبعث الاخرۃ کقولہ تعالیٰ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الیٰ قولہ واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم وقولہ اٰخرین معطوف علی الامیین ای لبعث اللہ رسولاً فی الاٰخرین منھم لما یلحقوا بھم فالمراد من الرسول الاٰخر المھدیؑ الخ (ملاحظہ ہو مستطاب مؤلفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہید رح)

پھر مصنف رسالہ یعنی حضرت میاں جنید رح نے فرمایا ہے کہ سوم وہ ہے تحقیق کہ بعث نبی دو قسم پر ہے بعث اول اور بعث آخر مانند قول اللہ تعالیٰ کے ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم سے اللہ تعالیٰ کے قول واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم تک اور اللہ تعالیٰ کا قول واٰخرین معطوف ہے امیین پر یعنے پیدا کیا اللہ نے رسول کو آخرین میں ان ہی میں سے جو نہیں ملے امیین سے پس رسول آخر سے مراد مہدی علیہ السلام کی ذات ہے ۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے تحریر فرمایا ہے کہ ۔

فان قیل ما المعنی یواطی اسمہ اسمی و کنیتہ کنیتی قلنا المھدی یکون موصوفاً بجمیع صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صورۃً ومعناً ویکون مظھر الاسماء الالٰھیۃ کلھا کما کان رسول اللہ صلعم ملاحظہ ہو بعض الآیات مولفہ حضرت شاہ خوندمیر رضؓ

اور اگر کہا جائے کہ (فرمان رسولؐ) "میرا نام اس کے نام کے موافق ہوگا اور میری کنیت اس کی کنیت کے موافق ہوگی" کا کیا معنی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مہدیؑ رسولؐ کی طرح تمام صفات ظاہری اور باطنی سے موصوف ہوگا اور رسول اللہؐ کی طرح تمام اسماء الٰہیہ کا مظہر ہوگا ۔

حضرت شاہ خوندمیر رضؓ نے لفظ قلنا (ہم کہتے ہیں) جو فرمایا ہے اس ہم کہتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ ہم مہدیؑ کے تمام اصحاب کہتے ہیں کہ مہدیؑ رسولؐ کی طرح تمام صفات ظاہری اور باطنی سے موصوف ہوگا الخ اسی لئے حضرت مجتہد گروہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ ۔

بذکراین کتاب موسیٰ ثابت شد کہ مراد از این
کتاب موسیٰ کتبہاء انبیاء پیشین شاہد اند
مثل شہادت قرآن کما روی عن
کعب الاحبار قال انی لاجد
المہدی مکتوبا فی اسفار الانبیاء

ایتہ شریفہ میں کتاب موسیٰ ع کے ذکر سے ثابت
ہوا کہ اس کتاب موسیٰ ع کے ذکر سے مراد یہ ہے کہ
اگلے انبیاء ع کی ساری کتابیں قرآن کی شہادت
کی طرح مہدی ع کی گواہی دینے والی ہیں چنانچہ
کعب الاحبار رض نے فرمایا کہ بیشک میں پاتا ہوں
مہدی کو لکھا ہوا انبیاء کی کتابوں میں

حاشیہ سلسلہ گذشتہ اتفاق اصحاب حضرت میراں
علیہ السلام این است کہ محمد و مہدی علیہما السلام
یکذات اند موصوف بجمیع صفات اند مومنان
دریافتند کوردلاں نشناختند (ملاحظہ ہو سویت
الخاتمین)۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام اصحاب رض
کا اتفاق یہ ہے کہ محمد اور مہدی علیہما السلام
ایک ذات ہیں اور تمام صفتوں سے موصوف
ہیں مومنوں نے (اس بات کو) جان لیا کور باطنوں
نے نہیں پہچانا۔

نیز حضرت مجتہد گروہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ

فی الجملہ تحقیق شد کہ محمد و مہدی علیہما السلام
یکذات اند موصوف بجمیع صفات اند عارفان دریافتند
کوردلاں نشناختند (ملاحظہ ہو میزان العقائد منبع
الفوائد مولفہ حضرت مجتہد گروہ رح)
کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
المہدی رجل عزیز لا یعرفہ
الا العارفون۔ (ملاحظہ ہو انصاف نامہ)

فی الجملہ یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ محمد
اور مہدی علیہما السلام ایک ذات ہیں موصوف
بجمیع صفات ہیں عارفوں نے اچھی طرح سے
جان لیا کور دلوں نے پہچانا تک نہیں۔
جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی
ایک عزیز (غالب) مرد ہوگا جس کو عارفین
ہی پہچانیں گے۔

امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ ع نے فرمایا ہے کہ

آں جا ہم بے واسطہ فرمان حق تعالیٰ بود با پیغمبر ع
بر دعوی آں مامور نبود اینجا ہم جبرئیل است اما
دعوی جبرئیل نیست (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین)

وہاں بھی پیغمبر کے پاس بھی بے واسطہ فرمان خدا
تھا لیکن پیغمبر ع اس دعوی پر مامور نہ تھے اور
یہاں بھی (مہدی کے پاس بھی) جبرئیل ع ہیں لیکن

دعوی جبرئیل نہیں

امام علیہ السلام کے فرمان بالا کے تحت حضرت مجتہد گروہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ پیغمبر ع ظاہراً نبی
اور باطناً ولی ہیں۔ اسی طرح مہدی ع ظاہراً ولی اور باطناً نبی ہیں کیونکہ مہدی ع آگاہ کرنے والا ہے

ما فی حکمه ظلم ولا عیب
(اخرجه الامام ابو عبدالله نعیم بن حماد)
اماما و رحمة دراں حال که آن
مهدی امام جمیع ائمه امت است و امامت
وی ابراهیم علیه السلام از حق تعالیٰ
خواسته است وقتی فرمود سبحانه وتعالیٰ
انی جاعلك للناس اماما قال
ومن ذریتی۔ (جزء ۱ رکوع ۱۵) یعنی
گفت ابراهیم علیه السلام۔ اجعل من
ذریتی اماما کما جعلتنی اماما۔
آن امام امام مهدی است و رحمت حق
است برای رهانیدن امت از هلاکت
کما اخبر نبینا علیه السلام کیف تهلك
امتی انا فی اولها وعیسیٰ فی
آخرها والمهدی من اهل بیتی

اس کے حکم میں ظلم اور عیب نہیں ہے اس
روایت کو امام ابو عبداللہ نعیم ابن حماد نے
بیان کیا ہے) اماما و رحمة۔ درانحالیکہ
وہ مہدیؑ امت کے تمام اماموں کا امام ہے
اور ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مہدی
کی امامت کے لئے درخواست فرمائی ہے
جبکہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ میں بنانے
والا ہوں تجھکو لوگوں کا امام (تو ابراہیمؑ نے)
کہا اور میری اولاد میں سے۔ یعنی ابراہیمؑ نے
کہا کہ بنا میری اولاد میں سے امام جیسا کہ تو نے
مجھے امام بنایا وہ امام امام مہدی ہے۔
اور امت کو دنیا طلبی کی ہلاکت سے بچانے
کے لئے اللہ کی رحمت ہے جیسا کہ ہمارے نبیؑ نے
خبر دی ہے کہ۔ کیونکر ہلاک ہوگی میری امت میں اسکے
اول میں ہوں اور عیسیٰ اسکے آخر میں ہے اور مہدی میری اہل بیت سے ہے

حاشیہ سلسلہ گذشتہ خلق کو حقتعالیٰ کی طرف سے اور اللہ کی حجت ہے خلق پر مانند انبیاء کے اور منجانب اللہ آیا ہے الخ (ملاحظہ ہو نسوبیت الخاتمین)۔

توضیح بالا کے تحت جمہور مہدویہ کا یہ اعتقاد ہے کہ "پیغمبر ظاہراً نبی اور باطناً ولی ہیں اور مہدی ظاہراً ولی اور باطناً نبی ہیں"۔ (ملاحظہ ہو شرح سراج الابصار مؤلفہ حضرت میاں سید حسین عالمؒ و ملاحظہ ہو حرز المصلین مؤلفہ حضرت میاں سید زین العابدینؒ و ملاحظہ ہو ماہیۃ التصدیق مؤلفہ حضرت میاں شیخ شہاب الدین شہیدؒ) پس جو شخص امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ کو باطناً نبی نہیں مانتا اور باطناً صفت نبوت سے متصف نہیں جانتا وہ فرمان خدا اور فرمان رسول و مہدی علیہما السلام و اجماع صحابہ و جمہور مہدویہ کے مسلمہ و متفقہ عقیدہ کا مخالف ہے۔ رحم اللہ علیٰ من انصف۔

فی وسطها۔ پس آنانکه مخاطب بخطاب
اولی الالباب۔ اند و موصوف بصفت
یحبهم و یحبونه و قاتلوا و قتلوا
اند۔ اولٰئك یومنون به ایشانند که
بگروند آن مهدی موعود حق را که مفضل
است بافضل سید و مکرم است باکرامت
بعید۔ و من یکفر به من الاحزاب
و هر که نگرود و کافر شود بادا زهر گروه
که باشد خواه از علما خواه از صلحا خواه
از ملوک خواه از سلاطین خواه از اغنیا
خواه از مساکین فالنار موعده۔
پس آتش دوزخ است وعده گاه او یعنی
منکران مهدیؑ را۔ فلا تك فی مریة
منه۔ پس مباش تو ای محمدؐ در شک
از بعث آن مهدی که موعود است بتو
انه الحق من ربك بدرستی که
آن وعده راست و درست
است از پروردگار تو البته ظهور وی
در اہل بیت تو خواهد شد کذالك قال
النبی علیه السلام لو لم یبق من الدنیا
الا یوم واحد لطول الله ذلك
الیوم حتی یبعث فیه رجل من

اس کے درمیان ہے۔ پس جو لوگ منجانب
اللہ اولی الالباب (صاحبان عقل) کے خطاب
سے مخاطب ہیں اور یحبونهم و یحبونه (وہ
قوم اللہ کو دوست رکھے گی اور اللہ اس کو
دوست رکھیگا) اور قاتلوا و قتلوا (لڑے
اور مارے گئے) کی صفات سے متصف ہیں
اولٰئك یومنون به۔ یہ سب مہدی موعود
کی ذات حق کی تصدیق کرتے ہیں جو برتری دیا
گیا ہے بے حد فضل سے اور اکرام کیا گیا ہے بے شمار
کرامت سے ومن یکفر به من الاحزاب اور
جو شخص تصدیق نہ کرے اور مہدی کے حق کو
چھپائے خواہ کسی گروہ سے ہو خواہ علما سے ہو
یا صلحا سے ملوک سے ہو یا سلاطین سے اغنیا سے
ہو یا مساکین سے۔ فالنار موعدہ پس دوزخ کی
آگ ہے اس کا ٹھکانہ یعنی منکران مہدیؑ کے لئے
فلا تك فی مریة منه۔ پس تو اے محمدؐ اس
مہدیؑ کے پیدا ہونے سے شک میں مت ہو جسکا
وعدہ تیرے ذریعہ سے کیا گیا ہے انه الحق من ربك
تحقیق کہ وہ وعدہ جو تیرے پروردگار کی جانب سے کیا گیا ہے صحیح اور درست
ہے البتہ (انکا) ظہور تیری اہل بیت سے ہوگا اسی طرح نبی صلعم نے فرمایا
ہے کہ اگر باقی نہ رہے دنیا سے مگر ایک ہی دن تو اللہ اس
دن کو دراز کردے گا یہاں تک کہ پیدا کریگا

اس دن

له لاولی الالباب الذین یذکرون الله قیاما و قعودا و علی جنوبهم و یتفکرون
(بہتیری نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اور فکر کرتے ہیں

اهل بیتی یواطی اسمه اسمی و اسم
ابیه اسم ابی ولکن اکثر الناس
لا یومنون۔ ولیکن بیشتر مردمان ایمان
جزء ۱۲ رکوع ۲
نیارندائے ناگرویدن خلائق دلیل است
از قرآن بر صدق مهدیت حضرت میرانسید
محمد مهدی موعود علیه السلام۔

الیضاً قوله تعالیٰ قل هذه
سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة
یعنی بگوائے حبیب برگزیده ما این راه
من است که می خوانم مردمان را سوی
خدائتعالیٰ بر بینائی۔ انا ومن اتبعنی
من وکسیکه تابع تام من است یعنی مهدی
علیه السلام که او هم دعوت کند سوئے
خدائتعالیٰ بر بصیرت نقلست از مهدی
علیه السلام که این من خاص است که
دلالت این بر ذات من است نه بر
دیگرے اگر گوئی که لفظ من مطلق است
دلالت میکند بر هر تابع پس چگونه دانسته
شود که این من خاص است در حق مهدی
علیه السلام گوئیم که لفظ مومنین مطلق است
دلالت میکند بر هر گرونده اما از لسان معجز بیان مخبر صادق

ایک مرد کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرے
نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے
باپ کے نام کے موافق ہوگا ولکن اکثر الناس لا
یومنون ۔ ولیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں
لائیں گے یعنے مخلوق کا ایمان نہ لانا بھی قرآن
سے حضرت میرانسید محمد مہدی موعود کی مہدیت کی سچائی کی
نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل هذه سبیلی ادعو
الی الله علی بصیرة یعنی کہدو اے ہمارے
برگزیدہ حبیب کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں لوگوں
کو خدائتعالیٰ کی طرف بینائی پر انا ومن اتبعنی
میں اور جو میرا تابع تام ہے یعنی مہدی کہ وہ بھی
بلائے گا خدائتعالیٰ کی طرف بینائی پر
مہدی علیہ السلام سے منقول ہے (آپنے فرمایا)
کہ یہ من خاص ہے جو میری ذات پر دلالت
کرتا ہے دوسرے پر نہیں اگر کہے تو کہ لفظ من مطلق ہے
جو ہر ایک تابع پر دلالت کرتا ہے پس کیونکر جانا گیا کہ یہ
من خاص مہدی کے حق میں ہے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ
مومنین کا لفظ مطلق ہے جو ہر ایک مومن پر دلالت
کرتا ہے لیکن مخبر صادق (محمدؐ) کی زبان معجز بیان
سے ثابت ہوا ہے کہ مومنین کا لفظ

انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویوتون الزکوٰة وهم راکعون
جزء ۶ رکوع ۱۲ بس تمہارا دوست تو اللہ اور اسکا رسول اور مومنین ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع
اس آیۃ شریفہ میں لفظ امنوا جمع کا صیغہ ہے جس کے معنی مومنین ہیں جو ہر ایک مومن پر دلالت کرتا ہے لیکن مخبر صادق رسول خدا
نے یہاں مومنین سے خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات بیان فرمائی ہے اسی طرح لفظ من اگرچہ مطلق ہے لیکن خاص
حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ کی ذات اقدس پر دلالت کرتا ہے

که دلالت این خاص بر ذات عالی صفات
علی کرم اللہ وجہہ است ہمچنان از زبان
خلیفۃ الرحمن مبین القرآن ثابت شد که
در کلام ملک العلام لفظ من در ہژدہ آیات
خاص دلالت می نماید بر ذات من که مہدی
موعودم و بحکم المطلق ینصرف الی الفرد
الکامل نیز ثابت میشود که در تمام امت
مرحومہ ہمچو او کسی نیست و سخن وے حجت
است لان المہدی حجۃ اللہ علیٰ
اہل زمانہ وابوشکور سالمی در تمہید
خویش میگوید والحجۃ لا یحتاج الی الحجۃ
اخریٰ باوجود حجت دلائل قرآن آن
در ہر محل بر صدق آن ذات انبیا صفات
محفوف ترگشتہ نور علی نور ساختہ اند
پس دعوت مہدی علیہ السلام عام باشد
برلعبارت حق و بر مہدی علیہ السلام دعوت
فرض است و سکوت حرام چنانچہ بر مصطفیٰ
علیہ السلام دعوت فرض بودہ و بر ہمہ اولیا
سکوت لازم است جز مہدی علیہ السلام که
بعث او موجب نجات امت است
بحکم حدیث کیف تہلک امۃ انا
فی اولہا الخ قولہ تعالیٰ واذ ابتلیٰ
ابراہیم ربہ بکلمات (جزو ارکوع ۱۵)
وقتی که بیازمود ابراہیم علیہ السلام را پروردگار
او بچند سخنہا۔ در تفسیر لباب گفتہ بروایت

علی کرم اللہ وجہہ کی ذات عالی صفات
پر خاص طور پر دلالت کرتا ہے اسی طرح
خلیفۃ الرحمن مبین القرآن (مہدی موعودؑ)
کی زبان سے ثابت ہوا ہے کہ کلام اللہ کی
اٹھارہ آیتوں میں لفظ من خاص میری
ذات پر دلالت کرتا ہے کہ میں مہدی موعود
ہوں اور "مطلق کا اطلاق فرد کامل پر ہوتا ہے"
کے حکم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام امت
مرحومہ میں مہدی کے جیسا کوئی بھی نہیں اور
مہدی کا قول حجت ہے اس لئے کہ مہدی حجۃ اللہ
ہے اپنے تمام زمانہ والوں پر اور ابوشکور
سالمی اپنی تمہید میں کہتا ہے کہ حجت نہیں محتاج ہوتی
دوسری حجت کی۔ مہدی کی ذات باوجود حجت
ہونے کے اسپر قرآنی دلائل ہر محل میں اس ذات
انبیا صفات کو جو گھیرے ہوئے ہیں نور علی نور
کردئے ہیں پس خدا کی بنائی پر مہدی کی عام دعوت
ہوگی اور مہدیؑ پر دعوت فرض اور سکوت حرام
ہے چنانچہ مصطفیٰؐ پر دعوت فرض تھی اور مہدی
کے سوا تمام اولیا پر سکوت لازم ہے کیونکہ
مہدیؑ کی بعثت امت کی نجات کا سبب ہے۔
اس حدیث کے حکم سے کہ کیونکر ہلاک ہوگی
میری امت میں اس کے اول میں ہوں الخ۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ابراہیم کے پروردگار
نے ابراہیمؑ کو چند باتوں سے آزمایا۔
تفسیر لباب میں کہا ہے کہ

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آن پنج چیز
اند و بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا دہ
چیزاند و بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما آن
سی سہام اند کہ ہمہ انبیاء علیہم السلام
پیروی آن کردہ اند و پیغمبر ما علیہ السلام کہ
بجا آوردہ آن چہل احکام اند دہ در سورۃ
توبہ. التائبون العابدون جزء ۱۱
رکوع ۳) و دہ در سورۃ احزاب. ان
المسلمین والمسلمات و دہ در سورۃ
مومنون قد افلح المومنون (جزء ۱۸ رکوع ۱) و دہ در
سورۃ معارج الا المصلین (جزء ۲۹) الذین
ہم علی صلوتہم دائمون.
جزء ۲۹ رکوع ۷) فاتمہن جزء ۱ رکوع ۱۵)
پس تمام کرد ابراہیم علیہ السلام آن ہمہ
قال انی جاعلك للناس اماما
فرمود اللہ تعالیٰ مر خلیل خود را بدرستیکہ من
گردانندہ ام ترا برای مردمان پیشوا و
رہنما در جزای اتمام این امور کریمہ پس
خلعت امامتش عطا فرمود چون ابراہیم
علیہ السلام باین عطیہ علیا مسرور گشت
قال ومن ذریتی جزء ۱ رکوع ۱۵).
ایضاً اجعل اماما کما جعلتنی
اماما. گفت فرزندان مرا نیز امام کن
چنانچہ مارا امام جہان کردی نقلست کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام درین محل بتعلیم اللہ

ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے
وہ پانچ چیزیں ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی
روایت سے دس چیزیں ہیں اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے قول سے وہ تیس حصہ ہیں کہ تمام
انبیاء علیہم السلام نے ان کی پیروی فرمائی ہے
اور ہمارے پیغمبر ع نے جو عمل فرمایا وہ چالیس احکام
ہیں. دس سورہ توبہ میں. توبہ کرنے والے عبادت
کرنے والے. اور دس سورۂ احزاب میں بیشک
مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں. اور دس سورہ
مومنون میں اپنی مراد کو پہنچ گئے. ایمان والے
اور دس سورہ معارج میں مگر وہ نمازی جو اپنی نماز
پر ہمیشہ قائم ہیں. فاتمہن. پس تمام کیا
ابراہیم ع نے ان تمام کو (ان تمام باتوں پر عمل
فرمایا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سے فرمایا کہ
ان امور کریمہ کی تعمیل کے عوض میں نے تجھکو لوگوں
کا امام اور رہنما کیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے
ابراہیم علیہ السلام کو امامت کی خلعت
عطا فرمائی. جب ابراہیم علیہ السلام
اس عطیہ بزرگ سے مسرور ہوئے. قال
ومن ذریتی ایضاً اجعل اماماً
کما جعلتنی اماما. تو کہا
میرے فرزندوں کو بھی امام کر جیسا کہ
تونے مجھکو سارے جہان کا امام بنایا.
نقل ہے کہ حضرت امام مہدی ع نے
اس محل میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے

فرمودند کہ مراد ازیں امام امامت من است کہ در ذریت ابراہیم امام آخر الزمان ام چنانچہ گفت۔ ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك۔ جزء ۱ رکوع ۱۵۔ وگفت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم (جزء ۱ رکوع ۱۵۔ مراد ازیں امت امت رسول اللہ است ومراد ازاں رسول محمد رسول اللہ است کذا مراد ازیں امام کہ ابراہیم علیہ السلام در ذریت خود خواستہ امام مہدی است۔

قولہ تعالیٰ فان حاجوك فقل اسلمت وجھی للہ ومن اتبعن نقلست کہ مہدی علیہ السلام فرمودند کہ مراد از من اتبعن ذات من است کہ قدم بر قدم مصطفیٰ علیہ السلام ہستم

کما قال علیہ السلام انہ یقفو اثری ولا یخطی یعنی اگر ایں اہل کتاب بعد از تبلیغ رسالت وادا رحجت با تو خصومت نمایند پس بگو اے حبیب کریم برگزیدہ قدیم کہ تسلیم کردم ذات خود را امر خدائے را وکسیکہ تابع من است یعنی مہدی علیہ السلام او نیز ہمچوں من ذات خود را تسلیم بامر اللہ نماید در جمیع احوال کما امر اللہ تعالیٰ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ جزء ۸ رکوع ۷۔

فرمایا کہ اس امام سے مراد جسکی درخواست ابراہیم نے کی ہے میری امامت ہے کہ میں ابراہیم کی اولاد میں امام آخر الزماں ہوں چنانچہ کہا۔ اے ہمارے رب ہمکو بنا اپنا فرمانبردار اور ہماری نسل میں بھی ایک جماعت اپنی مطیع۔ اور کہا۔ اے ہمارے رب اونر بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے اس امت سے مراد امت رسولؐ ہے اور اس رسولؐ سے مراد محمد رسول اللہؐ ہیں اسی طرح اس امام سے مراد کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد میں ہونے کی درخواست کی ہے امام مہدیؑ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد اگر تجھسے حجت کریں تو کہدے میں تو اپنے کو متوجہ کر چکا ہوں اللہ کی طرف اور وہ بھی متوجہ کر دیگا۔ اپنے کو اللہ کی طرف جو میرا تابع تام ہے نقل ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ من اتبعن سے مراد میری ذات ہے کیونکہ میں مصطفیٰؐ کے قدم بہ قدم چلنے والا ہوں جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ (یعنی (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اگر یہ اہل کتاب رسالت کی تبلیغ اور ہماری حجت کی ادائی کے بعد بھی تجھسے حجت کریں تو پس اے حبیب کریم برگزیدہ قدیم کہدے کہ میں نے اپنی ذات کو خدا کے حکم کے حوالہ کر دیا ہے اور وہ شخص جو میرا تابع ہے یعنی مہدیؑ بھی میری طرح تمام احوال میں اپنی ذات کو خدا کے حکم کے حوالہ کر دیگا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا کہ۔ کہدے میری نماز اور سب عبادتیں اور جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔

قوله تعالیٰ یا ایها النبی حسبك الله
ومن اتبعك من المومنين اے پیغمبر برگزیدہ
ما بسنداست ترا خدائے تعالیٰ کہ در ہمہ احوال
و در ہمہ امور والی و کارساز توست بسنداست خدائے تعالیٰ
کسی را کہ تابع تام تو است در ہمہ احکام شرع
از ہمہ مومنان کسی مانند او نیست و نباشد
آن مهدی موعودؑ است این من ہم خاص آمد
از نقل مهدی علیہ السلام ثبوت یافتہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا النبی حسبك الله
ومن اتبعك من المومنين ۔ اے ہمارے برگزیدہ
پیغمبر کافی ہے تیرے لئے خدائے تعالیٰ جو تمام احوال
اور تمام امور میں تیرا دوست اور کام بنانے والا ہے
اور کافی ہے خدائے تعالیٰ اس کے لئے بھی جو تمام احکام
شرعیہ میں تیرا تابع تام ہے ۔ تمام مومنوں میں کوئی
شخص اسکے مانند نہیں اور نہ ہوگا ۔ وہ مهدی موعودؑ ہے
یہ من (من اتبعك کا من) بھی خاص مهدیؑ
کی نقل سے ثابت ہوا ہے ۔

قوله تعالیٰ و اوحی الی هذا القرآن
لانذرکم به ومن بلغ جزء ۷ رکوع
امام علیہ السلام بحکم اللہ تعالیٰ فرمودند کہ این
من خاص است و مراد ازین من ذات
من است کہ مهدی موعودم یعنی فرمود سبحانہ و
تعالیٰ بزبان حبیب خود علیہ السلام کہ وحی کردہ
شد سوی من این قرآن تا بیم کنم شمارا بدان
قرآن و کسے کہ برسد بمرتبہ من آن مهدی موعود
است او نیز بیم کند شمارا عطف این من برسہ
محل می تواں داشت۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہدو اے محمدؐ) اور وحی
کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں
تمکو اس قرآن سے اور وہ شخص جو میرے مقام
کو پہنچا ۔ امامؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمایا کہ
یہ من خاص ہے اور اس من سے مراد میری
ذات ہے کہ میں مهدی موعود ہوں یعنے اللہ
تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی زبان سے کہلایا کہ
وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں
میں تمکو اس قرآن سے اور جو شخص کہ پہنچا
میرے رتبہ کو وہ مهدی موعود ہے وہ بھی
ڈرائیگا تم کو اس من بلغ کے من کا عطف
تین محل پر ہو سکتا ہے ۔

یکے عطف من بر یائے متکلم و اوحی الی هذا
القرآن و اوحی الی من بلغ یعنی وحی
کردہ شد بسوی من این قرآن و بسوی مهدی
کہ برسد بمنزل من اگر گوئی کہ وحی قرآن بسوی

اول من کا عطف یائے متکلم پر ۔ و اوحی الی هذا
القرآن و اوحی الی من بلغ یعنی وحی کیا گیا
ہے میری طرف یہ قرآن اور وحی کیا گیا ہے مهدیؑ
کی طرف جو پہنچا میری منزل کو ۔ اگر کہے تو کہ وحی قرآن

پیغمبر علیہ السلام ظاہر است آن وحی سوی مہدی
چون توان گفت باید دانست کہ آنجا لفظ
بود واینجا معنی چنانکہ عیسی علیہ السلام خبر داده
اند نحن ناتیکم بالتنزیل اما التاویل
فسیاتی بہ الفارقلیط یعنی مہدی
واین خاصہ وی است کقولہ تعالیٰ
ثم ان علینا بیانہ ۔ ای بلسان
المہدی و لفظا ہم توان گفت
کما قال سبحانہ وتعالیٰ فی حق
موسیٰ وہارون علیہما السلام
وآتیناہما الکتٰب المستبین۔
باوجودیکہ ہارون علیہ السلام وقت دادن
کتاب برابر موسی علیہ السلام نبود ندپس معنی
آتیناہم الکتاب ہمین است چنانچہ
خدا تعالیٰ موسی علیہ السلام را ماہیت و
معانی کتاب عطا نمود ہارون علیہ السلام
را نیز ہمچنان عطا کردہ ومعنی اوحی الی
ہٰذا القرآن واوحی الیٰ من بلغ۔
ہمین وجہ دارد
دوم عطف من بر ضمیر انا کہ در انذرکم مستتر است ای انا
انذرکم ومن بلغ بمرتبتی ہو ایضاً
ینذرکم یعنی تا بیم کنم من شما را وکسی کہ
مہدی است برسد بمرتبہ من او نیز بیم کند
شما را۔
سوم عطف من بر معنی اوحی الی ہذا القرآن

پیغمبر کی طرف ظاہر ہے وہ وحی مہدی کی طرف کسطرح
کہہ سکتے ہیں ؟ تو جاننا چاہئے کہ وہاں (پیغمبر
کے پاس) لفظ تھا اور یہاں (مہدی کے پاس)
معنی ہے جیسا کہ عیسیٰ نے خبر دی ہے کہ ہم تمہارے
پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل
(معنی) ایس لائیگا اس کو فارقلیط یعنی مہدی اور
یہ مہدی ہی کا خاصہ ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنی مہدی
کی زبان سے ۔ اور لفظاً (لفظ وحی) بھی کہہ
سکتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون
علیہما السلام کے حق میں فرمایا ہے کہ ۔ اور ہمنے
ان دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو عطا فرمائی
واضح کتاب باوجودیکہ ہارون موسیٰ کو کتاب دینے
کے وقت موسیٰ کے ساتھ نہیں تھے پس آتینہما
الکتب کے یہی معنی ہیں کہ جیسا کہ خدا نے اپنی کتاب
کی ماہیت اور معانی موسیٰ کو عطا کی اسی طرح خدا
نے اپنی کتاب کی ماہیت ومعانی ہارون کو بھی
عطا کی اور اوحی الی ہذا القرآن واوحی
الی من بلغ کے معنی کی بھی یہی صورت ہے تیسرے
دوسرا عطف من کا ضمیر انا پر جو انذرکم میں پوشیدہ
ای انا انذرکم ومن بلغ بمرتبتی ہو ایضاً ینذرکم
یعنی ڈراؤں میں تمکو اور جو مہدی ہے پہنچے میرے
رتبہ کو وہ بھی ڈرائیگا ۔ تم کو ۔

تیسرا عطف من کا اوحی الی ہذا القرآن

لانذرکم به ومن بلغ ای ومن
بلغ بالوراثة هوایضا ینذرکم
ای وحی کرده شد سوی من این قرآن تا
بیم کنم شمارا وکسیکه مهدی ست برسد این
قرآن بطریق وراثت او نیز بیم کند شمارا در
زمانهٔ آخر چنانچه فرمود علیه السلام اذکرکم
الله فی اهل بیتی۔

قوله تعالی کذالک اوحینا الیک۔ وہمچنان وحی کردیم
پیغامبران پیشین را از ولایت تو که روح ارواح
ہمہ انبیا و مخزن وحی و معدن اخذ جبرئیل است
ہمچنان فرستادیم روحاً یعنی آن ولایت
است کہ ہمچون روح است محی ارواح جملہ انبیا
و اولیا و معلم جمیع علوم است من امرنا۔
از فرمان ما وپیش ازین عطیہ۔ ماکنت تدری
ما الکتب ولا الایمان۔ نبودی تو کہ
بدانی چہ چیز است قرآن و چیست وحی و نہ
معرفت ایمان دانستی۔ ولکن جعلناہ نورا
ولیکن گردانیدیم ما آنرا نور کہ روشن است
و روشنی دہندہ کہ بوساطت آن ہمہ را
دیدی و دانستی و دریافتی و او مسما است
ہمہ اسما و موصوف است ہمہ اوصاف
و منزہ است از ہمہ اشیاء وہیچ موجودی نیست
ونبود ونباشد پیش وجود او۔ نہدی
بہ من نشاء من عبادنا۔ جزء ۲۵
رکوع ۶)۔

لانذرکم بہ ومن بلغ کے معنی ہیں ای ومن بلغ
بالوراثۃ ھوایضا ینذرکم یعنے وحی کیا
گیا ہے میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں تم کو
اور جو مہدی ہے پہنچے یہ قرآن اس کو وراثۃ
وہ بھی ڈرائیگا تم کو آخر زمانہ میں چنانچہ آنحضرت
نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو
یاد دلاتا ہوں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وکذالک اوحینا الیک
اور اسی طرح ہمنے اگلے پیغمبروں کو وحی کی ہے تیری ولایت
کے ذریعہ جو تمام انبیا کی ارواح کی روح ہے اور
وحی کی مخزن اور اخذ جبریل کی معدن ہے (جبرئیل
اسی معدن سے حاصل کرتے ہیں) اسی طرح ہمنے
بھیجا روحا۔ روح کو وہی ولایت مصطفی ہے جو
مثل روح ہے تمام انبیا اور اولیا کی ارواح
کو زندہ کرنے والی تمام علوم کی تعلیم دینے والی
ہے من امرنا۔ ہمارے فرمان سے اور اس عطیہ
سے پہلے۔ ماکنت تدری ما الکتب ولا الایمان
تو نہیں جانتا تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور وحی کیا
ہے اور نہ ایمان کی معرفت تجھکو تھی ولکن جعلناہ
نورا۔ ولیکن ہمنے کیا ہے اس روح کو نور جو روشن ہے
اور روشنی دینے والا ہے اسی نور کے ذریعہ تو نے سب کو
دیکھا اور جانا اور معلوم کیا اور وہ نور مسمی ہے تمام
اسمار سے اور موصوف ہے تمام اوصاف سے اور منزہ
ہے تمام اشیا سے اور کوئی مخلوق نہیں ہے اور نہ
تھی اور نہ ہوگی اس نور (روح) کی

پیش وجود او نہدی بہ من نشاء
من عبادنا - جزء ۲۵ رکوع ۶ - راہ نمائیم
بداں نور ولایت تو بواسطہ ملک ہر کسی را کہ
بخواہیم از بندگان ما آنکس مخصوص است
از بندگان خاص کہ خطابش مہدیست بہ
نقل آنحضرت علیہ السلام ثبوت یافتہ کہ
این من خاص است۔
واگر مصدق صاحب تصدیق خواہد کہ نام
مہدی علیہ السلام در قرآن بجوید گو کہ در
لفظ نہدی تامل کند بقاعدہ نحو لفظ نہدی
جمع متکلم است فعل با فاعل بہ با جار ہا مجرور
تعلق از نہدی یعنی این جار مجرور متعلق
نہدی است و من مفعول نہدی آنرا
بعینہ مہدی میگویند و بقواعد حساب ابجد
از عدد حروف نہدی بعینہ اسم مہدی شدہ
می آید۔ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون۔ جزء ۱۴ رکوع ۱۲۔

بدان اے مصدق کہ علما امت مرحومہ در
اسم مبارک محمد علیہ السلام چہ خوض نمودہ

خلقت* سے پہلے۔ نہدی بہ من
نشاء من عبادنا ہم تیرے اسی نور ولایت سے
راستہ دکھاتے ہیں فرشتہ کے واسطہ کے بغیر جس کو
ہم چاہتے ہیں ہمارے بندوں میں سے وہ شخص مخصوص ہے
خاص بندوں سے جس کا خطاب مہدی ہے۔
مہدی کی نقل سے ثابت ہوا ہے کہ من نشأ
کا من خاص ہے۔
اور اگر مصدق صاحب تصدیق (لفظ) چاہے کہ مہدی کا
قرآن میں تلاش کرے تو کہدے کہ لفظ نہدی میں
غور کرے۔ نحو کے قاعدے سے نہدی کا لفظ جمع
متکلم ہے فعل با فاعل بہ کا با جار ہا مجرور
نہدی سے تعلق رکھتے ہیں یعنے یہ جار مجرور
نہدی کے متعلق ہیں اور من مفعول ہے نہدی
کا اس (من) کو بعینہ مہدی کہتے ہیں۔
اور ابجد کے حساب کے قاعدہ سے نہدی کے
حروف کے اعداد بعینہ مہدی شدہ کے حروف
اعداد کے موافق نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
پس دریافت کرو عالموں سے اگر تم نہیں جانتے
جان اے مصدق کہ امت مرحومہ کے علما نے محمد
کے نام مبارک میں کس قدر فکر کیا ہے

* چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اول ما خلق اللہ نوری سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا
وہ میرا نور ہے نیز فرمایا نے اول ما خلق اللہ روحی سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا وہ میری روح ہے
(ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین مولفہ حضرت مجتہد گروہ) حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے آنحضرت کی نعت شریف میں تحریر فرمایا
ہے کہ:۔ بلند آسمان پیش قدرت خجل — تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل (ملاحظہ ہو بوستان)

در معنی حدیث انا و علی من نور واحد
بنگر که استخراج اسم علی و اسم محمد از اسم الله
چگونه فرموده اند اولاً حروف آن را بسط
کردند چون الف لام لام ه بعد حروف اول
این هر چهار حروف ساقط نمودند تا از الف
اسم علی و از لام اسم محمد علیه السلام حاصل آید
این از قواعد علم جفر است بدان اے مصدق
که اسم مهدی علیه السلام از لفظ نهدی
بغیر از بسط و حذف بعینه حاصل است بدین
انواع مذکوره۔

قوله تعالیٰ وما تفرق الذین اوتوا
الکتٰب الا من بعد ما جاءتهم
البینة جزو ۳۰ رکوع ۲۳ نقلست از امام
علیه السلام که مراد ازین اهل کتاب علماء
مذاهب مختلفه که درین امت اند و مراد از
بینة مهدی موعودؑ است یعنی متفرق و مختلف
نبودند همه فرقها در آمدن مهدیؑ و در اتباع
او پیش از ظهور او و آنکه خود را اهل القرآن
دانند و مذهب مختلف دارند اما در محبی
او و اتباع او همه کس متفق بودند و هر فرقه
از فرقهای هفتاد و سه گانه می پنداشتند
که بعثت وی موافق اتفاق ما باشد بلکه
هر یک از اشخاص چنین توهم داشت
هرگاه مهدی علیه السلام که آید موافق
هوائے ما باشد و رائے ما را صواب دارد

انا و علیؓ من نورٍ واحد - کی حدیث کے معنی
میں غور کر کہ اس سے محمدؐ اور علیؓ کا نام کس طرح
نکالا ہے۔ اولاً اللہ کے حروف کو ترتیب دیا مثلاً
الف لام لام ہ اسکے بعد ان چاروں حرفوں کے پہلے کے
حروف کو گرا دیا تو الف سے علیؓ کا نام اور لام سے
محمدؐ کا نام حاصل ہوا یہ نتیجہ علم جفر کے قاعدہ کی رو سے
نکلا ہے۔ جان اے مصدق کہ مہدی کا نام اقسام
مذکورہ کی جہت سے بسط و حذف کے بغیر لفظ
نہدی سے حاصل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اختلاف نہیں کیا ان
لوگوں نے جن کو کتاب دیگئی مگر بعد اس کے
کہ آیا ان کے پاس بینہ۔ امام مہدیؑ سے
منقول ہے (آپ نے فرمایا) کہ اس اہل کتاب
سے اس امت کے مختلف مذاہب رکھنے والے
علماء مراد ہیں اور بینہ سے مہدی موعودؑ کی ذات
مراد ہے یعنی ظہور مہدی سے پہلے تمام فرقے محبی مہدی
اور اتباع مہدیؑ کی متعلق متفرق اور مختلف
نہیں تھے۔ اور جو لوگ خود کو اہل القرآن جانتے
اور مختلف مذاہب رکھتے ہیں۔ وہ سب محبی مہدیؑ
اور اتباع مہدیؑ پر متفق تھے اور تہتر فرقوں میں
سے ہر ایک فرقہ جانتا تھا کہ مہدی کی بعثت
اس کے موافق ہوگی جس پر ہمارا اتفاق ہے۔
اور ان میں کا ہر فرد یہ خیال رکھتا تھا کہ جس وقت
مہدیؑ آئیگا تو ہماری خواہش کے موافق ہوگا اور ہماری رائے
کو درست رکھیگا۔

مگر بعد از آنکه آمد ایشان را بینه که نامش مهدیست
بر ہمہ مختلف شدند و متفرق گشتند کقوله
تعالیٰ وما اختلف فیه ۔ جزو ۲ رکوع
الا من بعد ما جاءتهم البینة ۔ جزو ۳۰
رکوع ۲۳ ۔ وقوله تعالیٰ فلما جاءهم
بالبینات قالوا هذا سحر مبین
جزو ۲۸ رکوع ۹ ۔

کسی گفت که مهدیؑ بادشاه باشد و کسی
گفت که مهدیؑ و عیسیٰ جمع شوند و کسی گفت
که از غار آید و مال بسیار دهد و ابر سایه
کند و فرشته ندا کند که هذا مهدیؑ هذا
مهدیؑ و درختهاء خشک سبز شوند و بمثله
اختلافهاء بسیار پیش آوردند ۔ فمنهم
من اٰمن و منهم من کفر ۔ جزو ۳ رکوع
فهدی الله الذین اٰمنوا لما
اختلفوا فیه من الحق باذنه و
الله یهدی من یشاء الیٰ صراط
مستقیم ۔ جزو ۲ رکوع ۱۰ ۔ ذالک فضل
الله یؤتیه من یشاء والله ذو
الفضل العظیم ۔ جزو ۲۷ رکوع ۱۹ ۔ همچنین
صاحب تاویلات آورده است در زمان
ظهور ولایت ۔ وما امروا الا لیعبدوا
الله مخلصین له الدین و امر کرده
نشدند از زبان علیه السلام مگر آنکه پرستش
کنند خدای تعالیٰ را خالص برای

مگر جب بینہ جس کا نام مہدی ہے ان پر
مبعوث ہوا تو سب کے سب مختلف ہو گئے
مانند قول اللہ تعالیٰ کے ۔ اور نہ جھگڑا ڈالا
اس میں مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ
اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جب آیا اُس کے پاس
معجزے لے کر تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے صریح ۔

کسی نے کہا کہ مہدی بادشاہ ہوگا اور کسی نے
کہا کہ مہدیؑ اور عیسیٰ جمع ہوں گے اور کسی نے
کہا کہ غار سے آئے گا اور مال بہت دیگا اور
ابر سایہ کریگا فرشتہ ندا کریگا ہذا مہدی ہذا مہدی اور خشک
درخت سبز ہو جائیں گے اور ایسے بہت سے
اختلافات پیش کئے ۔ ان میں سے کوئی تو
ایمان لایا اور کسی نے کفر کیا ۔ تو ہدایت
دی اللہ نے ایمان والوں کو اس حق بات
کی جس میں وہ جھگڑتے تھے اپنے حکم سے ،
اور اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے
سیدھے راستہ کی ۔ یہ اللہ کا فضل ہے
جس کو چاہے عطا کرے اور اللہ بڑا فضل
کرنے والا ہے ۔ اسی طرح صاحب تاویلات
نے ذکر کیا ہے ظہور ولایت کے زمانہ
کے متعلق ۔ وما امروا الا لیعبدوا
اللہ مخلصین له الدین اور حکم نہیں دئے
گئے پس آنحضرت کی زبان سے مگر یہ کہ خدا کی
بندگی کریں اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے

خداکیش خویش یعنی ہر کار ریجہ باشد للہ فی
اللہ باللہ ظاہرا توکل تمام و باطنا توجہ
دوام سوے حق و پاکیزہ باشد حنفاء۔
میل کنندگان از ماسوی اللہ محض سوے
خدا۔ ویقیموا الصلوٰۃ ویوتوا
الزکوٰۃ۔ و بپاے دارند نماز را کہ فرض
کردہ شدہ و فرض دوام است و بدہید
زکواۃ مال را کہ او ہم فرض کردہ شدہ
فرض دوام است۔ بامر فاذکروا اللہ
قیاما و قعودا و علیٰ جنوبکم۔ و
بدہید زکواۃ مفروضہ را کہ تزکیہ نفس و تصفیہ
دل است۔ وذالک دین القیمۃ
جزو ۳۰ رکوع ۲۳ و این است دین راست و درست
کہ در زمانہ ولایت تبیین یافتہ این خاصہ
ولایت است چنانچہ لوازمہ نبوت در
زمانہ ظہور دعوی نبوت بظہور پیوست
کقولہ تعالیٰ رسول من اللہ یتلو
صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ۔
قولہ تعالیٰ الٓر۔ کتٰبٌ احکمت
اٰیاتہٗ۔ جزو ۱۱ رکوع ۱۷ نقل است
کہ امام علیہ السلام بیان این آیت چنین
فرمودہ اند ای انا اللہ اری و اُری
یعنی منم خدای می بینم و دیدہ می شوم باین
سوگندہاے مذکورہ می فرماید کہ این کتابیست
استوار کردہ شدہ آیتہاے وے

یعنی جو کام کہ کیا جائے اللہ کے لئے فنا فی اللہ
ہونے اور اللہ کے ساتھ رہنے کے لئے کیا جائے
(اس صفت سے متصف ہونے کیلئے) ظاہر میں کامل
توکل کریں اور باطن میں ہمیشہ اللہ کی طرف توجہ
رہیں اور پاک رہیں حنفاء۔ ماسوی اللہ سے
موڑ کر محض خدا کے ہو رہیں! اور قائم رکھیں نماز کو اسلئے
کہ ہمیشہ کے لئے فرض لگئی ہے اور ادا کریں مال
کی زکواۃ کیونکہ یہ بھی ہمیشہ کے لئے فرض کی گئی
ہے۔ فرمان خدا "اور اللہ کا ذکر کرو کھڑے
بیٹھے اور لیٹے ہوئے" کے حکم سے۔ اور
ادا کریں مفروضہ زکواۃ کو یعنے خواہشات
سے نفس کو پاک رکھیں۔ اور غیر اللہ کے خطرہ سے
دل کو صاف رکھیں وذالک دین القیمۃ اور یہی ہے ٹھیک اور
سچا دین (دین اسلام یہی ہے) جو خاتم الولایت یعنی مہدی کے زمانہ
میں ظاہر ہوا ہے ولایت مصطفیٰ (مہدی) کا خاصہ ہے چنانچہ نبوت کا
لوازمہ نبی کے دعوی نبوت کے ظہور کے زمانہ میں ظاہر ہوا یا نند قول
اللہ تعالیٰ کے۔ رسول اللہ کی طرف سے پڑھتا ہے پاک صحیفے
جس میں درست احکام لکھے ہوئے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓرا۔ کتٰب احکمت
اٰیاتہٗ۔ نقل ہے امام مہدیؑ نے اس آیت کو
اس طرح بیان فرمایا انا اللہ اری و اُری
یعنے میں خدا کو دیکھتا ہوں اور دیکھا جاتا ہوں
ان مذکورہ قسموں کے ساتھ فرماتا ہے کہ یہ
ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط
کی گئی ہیں

بزبان محمد رسول اللہ۔ ثم فصلت۔ پستر مفصل بیان کردہ شد معانی آں بزبان مہدی علیہ السلام من لدن حکیم خبیر (پ ۱۱ رکوع ۱) این بیان کردن وے ثابت است از نزد خدائے کہ حکیم است ہرچہ در حکمت آن احکم الحاکمین در آید تصور باید کرد و شہادت وموافقت برکتب سماویہ ورای خاص خواص اطلاق نباید کرد۔ ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ۔ غیر از محمد علیہ السلام وصاحب فرمان باتفاق بہ قوم روا نباشد واز مضمون۔ فلاتك فی مریۃ منہ۔ پس مباش تو اے محمد در شک از بعث آن مہدی کہ موعود است تو یقین گشت کہ مظہر نیست دون مظہر نبوتش انہ الحق من ربك ولكن اكثر الناس لا یؤمنون۔ ازیں ضمائر مخاطبہ و مغائبہ ثابت گشتہ است کہ این دو مظہر اند۔ یکے حاضر و دیگرے غائب آنرا کہ بدین شرف مراتب یاد کرد و اسمش تصریح نیست بلکہ در و مضمر است بمعنی۔ کما قال فی کشف الحقائق ان لم یذکر اسمہ صریحا لکن ذکرہ فیہ ضمنا وکنایۃ وچونکہ بیشتریں مردمان ایمان نیاوردند تحقیق شد کہ این آیت در حق مہدی موعود است۔

محمد رسول اللہ کی زبان سے پھر اس کتاب کے معانی مفصل طور پر مہدی کی زبان سے بیان کئے جائیں گے۔ من لدن حکیم خبیر یہ بیان کرنا اس کا (مہدی کا) خدا کے پاس سے جو حکیم ہے ثابت ہے جو کچھ کہ اس احکم الحاکمین کی حکمت میں آوے (حکمت کے مطابق ہو) اسی کا تصور کرنا چاہیے۔ خاص خواص (خلفاء اللہ) کے سوا دوسرے پر کتب سماویہ کی موافقت اور شہادت کا اطلاق نہیں کرنا چاہیے اللہ تعالے فرماتا ہے اور جو شخص اس کا انکار کرے فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ محمد اور صاحب فرمان (مہدی) کے سوا کسی دوسرے کیلئے روا نہیں اور فلاتك فی مریۃ منہ پس اے محمد تو اس مہدی کی بعثت سے شک میں مت ہو جسکا وعدہ تیرے ذریعہ کیا گیا ہے۔ کے مطلب سے یہ بات درجہ یقین کو پہنچ گئی کہ مظہر نبوت کے سوا اور ایک مظہر ہے جسکے متعلق فرماتا ہے اے محمد تحقیق کہ وہ وعدہ جو تیرے پروردگار کی طرف سے کیا گیا ہے حق ہے ولیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے) ان حاضر و غائب ضمیروں سے ثابت ہوا کہ یہ دو مظہر ہیں ایک حاضر اور دوسرا غائب جس کو اللہ تعالی نے اس شرف و مراتب سے یاد کیا اسکا نام صراحت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ قرآن میں معنًا پوشیدہ ہے۔ چنانچہ کشف الحقائق میں بیان کیا ہے کہ اگرچہ مہدی کا نام قرآن میں صراحت کے ساتھ نہیں ہے لیکن ضمناً و کنایۃً مذکور ہے چونکہ اکثر لوگ مہدی پر ایمان نہیں لائے لہذا ثابت ہوا کہ آیت (ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) مہدی موعود کے حق میں ہے

وقوله تعالیٰ وکذالک اوحینا الیک
روحا من امرنا ۔ یعنی عطا کردیم تو
ولایت خاص که مثل روح بدلهای طالبان
حق است وماخذ فیض نبوت ۔ ما کنت تدری
ما الکتب ولا الایمان ولکن جعلنٰه
نورا ۔ ولیکن منور را عین نور گردانیدم
یعنی نور نبوت که لطیف بود الطف
ساختیم از نور ولایت ۔ نهدی
به من نشاء من عبادنا
راه نمائیم ۔ بدان نور ولایت تو هر کرا
که بخواهیم از بندگان ما ۔ وخاتم
الولایت مهدی موعودؑ است ۔
کما لا یخفی ۔ وانک
لتهدی الی صراط مستقیم
جزء ۲۵ رکوع ۶ ۔

ایضاً اعداد لفظ نهدی ومهدی
بحساب قاعدهٔ ابجد مساوی اند زیرا که در
لفظ مهدی یای مشدده است به سبب
آنکه دراصل مهدوی بوده پس واو را
به یا بدل کردند وبه ماقبل وی کسره دادند
لان الواو والیاء اذا اجتمعا فی کلمة
واحدة والاولیٰ منهما ساکنة
قلبت الواو یاءً وادغمت
الیاء فی الیاء ۔ بدین وجه

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکذالک اوحینا الیک
روحا من امرنا ۔ یعنی اور اسی طرح ہمنے عطا کیا
تجھکو ایک ولایت خاص جو روح کے مانند طالبان
مولیٰ کے دلوں میں ہے اور وہی ولایت خاص
فیض نبوت کی ماخذ ہے ۔ تو نہیں جانتا تھا کہ
قرآن کیا چیز ہے اور نہ ایمان کی معرفت
تجھکو تھی ولیکن منور کو عین نور کیا ہے یعنے نبوت
کا نور جو لطیف تھا اس کو ولایت کے نور سے
زیادہ لطیف کردیا ہے ۔ نهدی به من
نشاء من عبادنا ہم اپنے بندوں میں سے
جس کسی کو چاہتے ہیں تیرے اس نور ولایت
سے (اپنی طلب ومحبت کا) راستہ دکھاتے
ہیں اور اس نور ولایت کا خاتم مہدی موعودؑ
ہے جو پوشیدہ نہیں ۔ وانک لتهدی
الی صراط مستقیم اور بیشک تو ہدایت کرتا
ہے صراط مستقیم کی جانب (خدا کی طلب ومحبت کی جانب)
نیز لفظ نهدی اور مہدیؑ کے اعداد ابجد
کے قاعدہ کے حساب سے مساوی ہیں اس لئے
کہ لفظ مہدیؑ میں یای مشددہ ہے اس کی وجہ
یہ ہے کہ مہدی دراصل مہدوی تھا واو کو
یای سے بدل کر اس کے ماقبل کو کسرہ دیے
اس لئے کہ جب ایک کلمہ میں واو اور ی جمع
ہوجائیں اور ان میں کا پہلا ساکن ہو تو واو
کو ی سے بدل کر ی کو ی میں ادغام کرتے ہیں
بدیں وجہ نهدی عین اسم مہدیؑ ہے ۔ اسی طرح

نهدی عین اسم مهدی است همچنین ازین معنی اسم محمدؐ مهدیؑ است۔

ایضاً۔ قوله تعالیٰ که نهدی است مفعول به مهدی اجب ولا تعجب یا اخی چونکه محمد علیه السلام را احمد داریم و اسمهٗ احمد یعنی فارقلیط می آریم که لفظ کتاب فارقلیط است پس در اسم مهدی علیه السلام انچه گفتیم ازان بعید نیست۔

و نیز اسمهٗ محمود است اگرچه پیش ازیں در کتب انبیاء علیهم السلام نبود اما چونکه از زبان صادق ثبوت یافته امنا وصدقنا۔

ایضاً بدلیل آن که میان محمد و محمود غیر از باب مجرد و مزید فرقی نیست تا که المحمد فهو المحمود کما فی قوله تعالیٰ من یهد الله فهو المهتد میان مهدی و مهتدی (جزء ۹ رکوع ۱۲) نیز بغیر ازاں فرقی نیست۔

ایضاً در لفظ یهد خالص بیواسطه اضافت این فعل بذات الله تبارک تعالیٰ است بیواسطه آنکس است که بجز حقتعالیٰ او را هیچ واسطه نباشد آنکس محمدؐ است که همه را واسطه اوست کقوله علیه السلام انا من نور الله والمومنون

مہدیؑ کے معنی کے لحاظ سے محمدؐ کا نام مہدیؑ ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا قول جو نہدی ہے اس کا مفعول بہ مہدی ہے۔ اے بھائی تو اسے کو قبول کر تعجب مت کر۔ چونکہ محمدؐ کو احمد کہتے ہیں اور احمد کا نام فارقلیط کے معنی سے نکالتے ہیں کیونکہ کتاب کا لفظ فارقلیط ہے۔ پس ہم نے مہدیؑ کے نام کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس سے بعید نہیں۔

اور نیز محمدؐ کا نام محمود ہے اگرچہ قرآن سے پہلے انبیاء کے کتب میں اس کا ذکر نہیں لیکن چونکہ مخبر صادق (رسول خداؐ) کی زبان سے ثابت ہوا ہے امنا وصدقنا۔

نیز اس دلیل سے کہ محمدؐ اور محمود کے درمیان باب مجرد و مزید فیہ کے سوا کوئی فرق نہیں جو محمد ہے وہی محمود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا اور جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاوے" میں مہدیؑ و مہتدی کے درمیان بھی باب مجرد و مزید فیہ کے سوا کوئی فرق نہیں۔

نیز یہد کے لفظ میں اس فعل کی اضافت خالص بے واسطہ اللہ کی ذات سے ہے بے واسطہ اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جس کو اللہ کے سوا کسی کا واسطہ نہ ہو وہ شخص محمدؐ ہے سب کو محمدؐ کا واسطہ ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے نور سے ہوں۔ اور تمام مومنین میرے

من نوری۔ ای جمیع الانبیاء والاولیاء المخلصین۔ اما خاتم نبوت را نیز واسطہ ولایت اوست۔ لانہ ما قال علیہ السلام انا من نور اللہ بل قال انا من اللہ فھو الولایۃ المحمدیۃ وخاتمہا المھدی الموعود علیھما الصلوٰۃ والسلام واگرچہ آن ہردو طریق از پیغمبرؑ صادر شدہ باشد ہم بغیر ازیں تفصیل چارہ نیست کہ آن بزمان نبوت بود و این بزمان ولایت است وبذالک قال علیہ السلام الولایۃ افضل من النبوۃ ووافقہ صاحب الفصوص شارحہ فی النصوص قولہ الرسل کلھم یاخذون العلم من خاتم الرسل وخاتم الرسل یاخذ من باطنہ من حیث انہ خاتم الاولیاء لکن لا یظھرہ والحاصل ان الرسل والاولیاء کلھم یرونہ من مشکوٰۃ خاتم الاولیاء۔ فکیف انہ لایکون مع الکتب والرسل۔

میرے نور سے ہیں۔ یعنے تمام انبیاء اور اولیاء مخلصین۔ لیکن خاتم نبوت کو بھی آپ ہی کی ولایت کا واسطہ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے ہوں بلکہ فرمایا کہ میں اللہ سے ہوں۔ پس وہ ولایت محمدی ہے اور اس کے خاتم مہدی موعودؑ ہیں اور اگرچہ وہ دونوں (نبوت اور ولایت کے) راستے پیغمبرؐ سے صادر ہوئے تاہم اس تفصیل کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ (نبوت) نبوت کے زمانہ میں تھی اور یہ (ولایت) ولایت کے زمانہ میں ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ۔ ولایت افضل ہے نبوت سے۔ اور فرمان رسولؐ سے موافقت کی ہے صاحب فصوص نے فصوص میں اور شارح فصوص نے نصوص میں جو کہا کہ۔ تمام رسول علم حاصل کرتے ہیں۔ خاتم رسل سے اور خاتم رسل علم حاصل کرتا ہے اپنے باطن سے اس حیثیت سے کہ وہ (باطن) خاتم الاولیاء ہے مگر اس (امر ولایت) کو ظاہر نہیں فرمایا حاصل یہ کہ تمام رسول اور اولیاء اسکو (خدا کو) دیکھتے ہیں خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے۔ پس مہدیؑ کا ذکر اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ کیونکر نہ ہو۔

؎ سید محمد بن جعفر المکی جو نصیر الدین اودھی کے خلفا سے ہیں اپنی کتاب بحر المعانی کے چودھویں مکتوب میں لکھتے ہیں کہ خواجہ عالم فرمودہ است الولایۃ افضل من النبوۃ منی۔ (ملاحظہ ہو ختم الھدیٰ)

ایضاً چنانچہ اسم مصطفیٰ اسم مصطلح ومعروف
محمد است اگرچہ در توریت وانجیل عیان
نیست ہمچنان اسم مہدی در لفظ ہدیٰ مضمر است
کما فی قولہ تعالیٰ فاما یاتینکم
منی ھدًی فمن اتبع ھدای
فلا یضل ولا یشقی۔ جزء ۱۶ ارکوع ۱۶
بدان اے عزیز کہ ہدیٰ مصدر است
معناش اینجا بجز تاویل وتفسیر راست
نباید وبہتر تفسیر آنست کہ دران لفظ
قرآن مرعی ماند ورعایت مصدر در صیغہ
اوست وصیغہ ہدیٰ ہادی ومہدیٰ است
اما ہادی بوجہ توان گفت ومہدی
من کل الوجوہ۔ برائے آن کہ ہر کرا
کہ اول راہ دادہ شدہ بعدہ آنکس
راہ نما است بناءً علیہ مہدی مقدم
باشد بر ہادی وازروی معنی تقدیم
بہ مقدم لازم آید واگرچہ بدین
تقریر ہمہ دوستان خدا لغوی مہدی
باشند چنانچہ مہدی نیز ہادی
باشد اما مہدی موعودؑ لفظاً ومعناً
ولغتاً واصطلاحاً مشہور ومعروف
بخطاب مہدی است علیہ السلام و
مصطلحات بلغا وفصحا است کہ مشہور
ومعروف را گزاشتہ متوجہ بلغوی
ومعنوی نمی شوند۔

چنانچہ مصطفیٰ انکا نام مصطلح ومعروف محمد ہے
اگرچہ کہ توریت وانجیل میں ظاہر نہیں اسی طرح
مہدی کا نام لفظ ہدیٰ میں پوشیدہ ہے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اگر تمہارے
پاس آئے میری طرف سے ہدایت تو جو میری
ہدایت پر چلا وہ نہ بہکے گا اور نہ تکلیف میں
پڑیگا۔ جان اے عزیز ہدیٰ مصدر ہے
اس کے معنی بجز تاویل اور تفسیر کے درست
نہیں ہوتے اور اس کی بہتر تفسیر یہ ہے کہ
اس میں قرآن کے لفظ کی رعایت ملحوظ
رہے اور رعایت مصدر کی اس کے صیغوں
میں ہوتی ہے اور ہادی ومہدیؑ صیغے ہیں
ہدیٰ کے لیکن ہادی ایک وجہ سے کہہ
سکتے ہیں اور مہدی تمام وجوہات سے
اس لئے کہ جس کسی کو پہلے راستہ دکھایا جاتا
ہے اس کے بعد ہی وہ شخص رہنما ہوتا ہے
بناءً علیہ مہدی مقدم ہوگا ہادی پر اور
ازروی معنی تقدیم مقدم پر لازم آتی ہے
اور اگرچہ اس تقریر سے تمام دوستان خدا
ازروی لغت مہدی ہیں چنانچہ مہدی بھی
ہادی ہے لیکن مہدی موعودؑ لفظاً ومعناً و
اصطلاحاً مشہور ومعروف مہدی علیہ السلام کا
خطاب ہے اور یہ بلغا وفصحا کی اصطلاحات
سے ہے کہ مشہور اور معروف کو چھوڑ کر لغوی
اور معنوی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

ایضاً چنانکہ احمد و محمدؐ و محمود در اصل یک اند۔ ہادی و مہدی و مہتدی در اصل یک اند حاصل الامر ہر کہ در تفاسیر و تصانیف بزرگان با خدا چگونگی نام مصطفیٰ بانصاف نظر کردہ باشد قدر یکدیگر بشناسد وگرنہ معذور است الغرض چونکہ ذات مہدیؑ علیہ السلام خلاصہ و باطن مصطفیٰ و ماخذ فیض ہمہ انبیاء و اولیاء است لاجرم ذکرش در کتبہ و رسالہ لازم است در بیان قولہ تعالیٰ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ یعنی بکل شئی محیط بصفاتہ۔ مثل نورہٖ کمشکوٰۃٍ۔ بیان او این است ہمچوں طاقچہ کہ سینہ محمد علیہ السلام است۔ فیھا مصباح۔ در وے چراغی کہ العشق نار اللہ است المصباح فی زجاجۃ و عشق ذاتی در دل محمد کہ مانند آبگینہ ہست الزجاجۃ کانھا کوکب دری۔ در دل او ہمچوں زہرہ و

نیز جیسا کہ احمد و محمد و محمود دراصل ایک ہیں اسی طرح ھادی و مہدی و مہتدی دراصل ایک ہیں حاصل یہ کہ بزرگان باخدا کی تصانیف اور تفاسیر میں مصطفےٰ کے نام کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اس کو انصاف کی نظر سے دیکھنے والا محمد اور مہدی کے مرتبہ کو پہچان سکتا ہے ورنہ معذور ہے۔ الغرض چونکہ مہدیؑ کی ذات مصطفیٰ کا باطن اور خلاصہ ہے اور تمام انبیاء و اولیاء کے لئے فیض لینے کا ماخذ ہے لہذا بالضرور مہدی کا ذکر کتبہ و رسالہ میں لازم ہے چنانچہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا کے بیان میں ظاہر ہے اللہ نور السمٰوٰت و الارض۔ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔ یعنے اللہ ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے اپنے صفات سے مثل نورہ کمشکوٰۃٍ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ محمدؐ کا سینہ طاقچے کے مانند ہے۔ فیھا مصباح اس طاقچہ میں "عشق اللہ کی آگ ہے" کا چراغ ہے المصباح فی زجاجۃ اور وہ چراغ ایک شیشہ میں ہے یعنی عشق ذاتی محمد کے دل میں شیشہ کے مانند ہے۔ کانھا کوکب دری۔ گویا کہ وہ شیشہ چمکتا ہوا تارہ ہے۔ یعنی محمد کے دل میں زہرہ و

مشتری روشن تراست تا کہ خلیل اللہ
علیہ السلام دراں مرات رویت حق
یافتہ اما چونکہ اتصال احمدی از آمیزش
قلب و قالب منزہ بود تمیز ابراہیمی
صعود بہ تنزیہ کرد۔ اگر گوئی کہ آن مرات
نور نبوت ابراہیمؑ بود آری لیکن ہرگاہ
کہ نور نبوت ہمہ انبیاء از نور نبوت
مصطفیٰ بوجود آمدہ حقیقت ہمون موجو
باشد یوقد من شجرۃ مبارکۃ
فدلیلہ من آیۃ اخریٰ جعل
لکم من شجر الاخضر نارا فاذا انتم
توقدون۔ جز ۲۳ رکوع ۴۔ اشارت
برآنست۔ زیتونۃ لاشرقیۃ
و لاغربیۃ۔ شجرہ مبارک ولایت
خاص است۔ یعنی خالص تجلی ذات
کہ منزہ است از شروق و غروب
و مقدس است از زیادہ و نقصان
یکاد زیتہا یضیٓء و
لو لم تمسسہ نارا
یعنی معرفت کمال محبت ذات
حق تعالیٰ کہ مصطفیٰ راست
و آن ولایت اوست
بواسطۂ رسالت ہمچوں زیر کی
ابراہیم علیہ السلام ظہور
فرماید۔

اور مشتری کے مانند زیادہ روشن ہے یہاں
تک خلیلؑ اسی آئینہ میں اللہ کا دیدار
پائے ہیں لیکن چونکہ اتصال احمدی قلب
اور قالب کی آمیزش سے پاک تھا اس
لئے حضرت خلیلؑ کا تمیز تنزیہ کی طرف
صعود کیا۔ اگر تم یہ کہو کہ وہ آئینہ حضرت
ابراہیم کی نبوت کا نور تھا تو ہم کہتے ہیں ہاں
تھا لیکن جس وقت تمام انبیاء کی نبوت کا
نور مصطفیٰ کے نور نبوت سے وجود میں آیا ہے تو
حقیقت وہی موجود ہوگی۔ یوقد من
شجرۃ مبارکۃ۔ وہ چراغ روشن کیا جاتا
ہے ایک مبارک درخت سے۔ پس دلیل اسکی
دوسری آیت سے یہ ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے
بنایا تمھارے لئے درخت سبز سے آگ کو پس یکایک
تم روشن کرتے ہو) اشارہ اسی طرف ہے زیتونۃ
لاشرقیۃ ولاغربیۃ۔ وہ درخت زیتون ہے
نہ شرقی ہے نہ غربی ہے۔ شجرۂ مبارک ولایت خاص
ہے یعنی خالص تجلی ذات ہے جو منزہ ہے طلوع
ہو کر چمکنے اور ڈوبنے سے اور وہ پاک ہے زیادتی
اور نقصان سے۔ یکاد زیتہا یضیٓء
ولو لم تمسسہ نار۔ قریب ہے کہ اس درخت
کا تیل روشن ہووے۔ اگرچہ اس کو آگ نہ
بھی چھوئے۔ یعنی ذات حق تعالیٰ کی کمال محبت
کی معرفت جو مصطفیٰ کو ہے وہی ولایت مصطفیٰ ہے
جو رسالت کے ذریعہ ابراہیم کی زیر کی کے مانند ظہور فرماتی

پس ہرگاہ کہ نور نبوت دیرا درگرفت
نورٌ علیٰ نورٍ یعنے چون آن مصباح را
چنان زجاجہ از باد عدم محافظت رسیدہ
نور الطف بوجود لطیف موجود گشت وقدرت
بوحدت جوشیدن گرفت ونور نار الله
شدہ بے پردہ نہان وباپردہ محبان
گشت ۔ ع

آں بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم
پوشیدہ دلق آدم ناگاہ بردر آمد

یا مراد از دہن نبوت است کہ از ثمرہ ولایت
باشد چہ ہر یک پیغمبر را چون شجرۂ ولایتش
کامل شدہ ظہور نبوت بر دادہ ۔ یہدی
الله لنورہ من یشاء راہ نماید خدا تعالیٰ
معرفت خویش ہر کرا میخواہد وبیان میکند
خدا تعالیٰ مانند مقام بالطف وچراغ
وآبگینہ ودرخت دہن تمام شد رسالہ
مجمع الآیات اللھم صل علی محمدین وعلی آل
محمدین وبارک وسلم بعدد
کل معلوم لک ۔

پس جس وقت کہ نور نبوت نے آگ کو لے لیا تو
نورٌ علیٰ نورٍ ۔ نورٌ علیٰ نور ہوگیا یعنی اس چراغ کو
ایسا شیشہ باد عدم سے محفوظ رہنے کے لئے مل گیا
تو ایک لطیف ترین نور ایک لطیف وجود کیساتھ
موجود ہوگیا اور قدرت اپنی وحدت کے ساتھ
جوش مارنے لگی اور نور نار الله بن کر بغیر کسی
پردہ کے نہاں اور پردہ محبان کے ساتھ ہوگیا
وہ بادشاہ اعظم دروازہ کو مضبوط بند کیا ہوا تھا
آدم کی گدڑی پہنکر یکایک دروازہ سے باہر آگیا
یا مراد نبوت کے تیل سے ہے جو ولایت کے پھل
سے نکلا ہے کیونکہ ہر ایک پیغمبر کو جب اُس کی ولایت
کا درخت مکمل ہوکر ظہور نبوت کا پھل دیا یہ سب
یہدی الله لنورہ من یشاء کا نتیجہ ہے
یعنے الله تعالیٰ اپنے نور کی معرفت کی طرف
جس کو چاہتا ہے راستہ بتاتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ
لطیف ترین مقام اور چراغ اور آبگینہ اور
درخت دُھن کو بیان کرتا ہے ۔ اے الله
رحمت نازل کر ہر دو محمد پرا ور ہر دو محمد کی آل
پرا ور برکت نازل کر اور سلام بھیج اُس عدد میں
جو تجھکو معلوم ہیں ۔

المرقوم ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۶ھ گذرانیدۂ

خاکپائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ الله علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیر دلاور عرف گوریمیاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن سنگ عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔